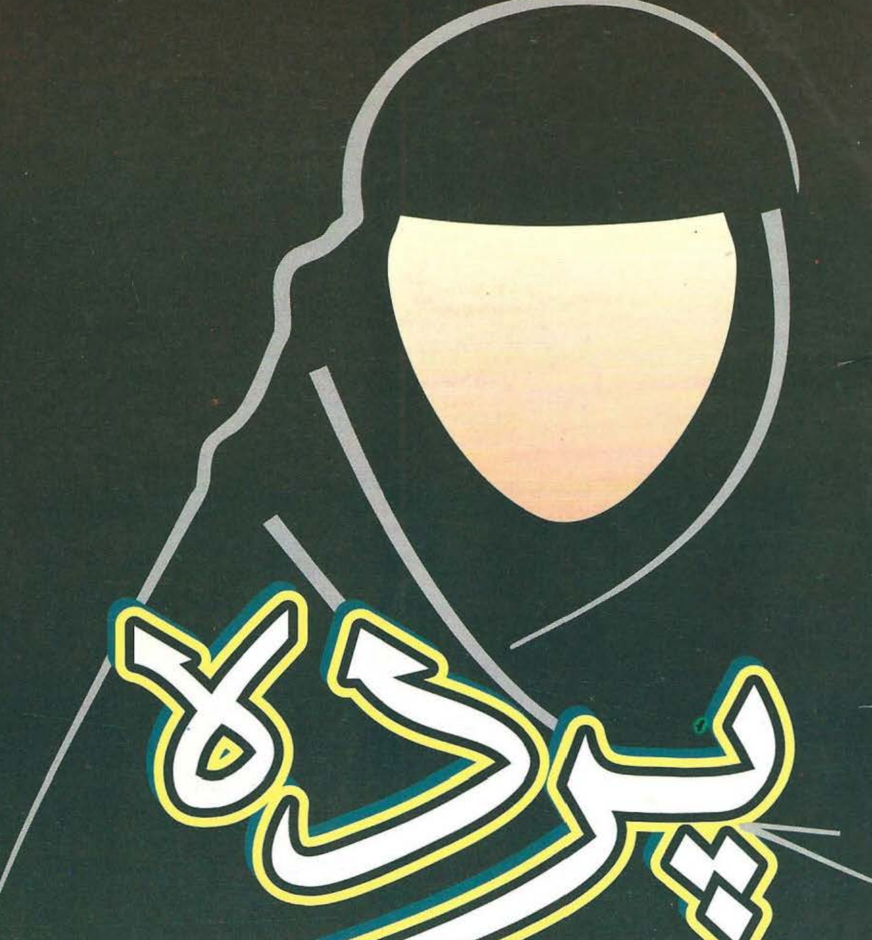

پردہ

تالیف : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

ناشر الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

پردہ

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

مترجم

حافظ عبدالرشید اظہر

تصحیح و تقدیم

مولانا مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیۃ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۱۴۹

نام کتاب	:	پردہ
مؤلف	:	فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
مترجم	:	حافظ عبدالرشید اظہر
تصحیح وتقدیم	:	مولانا مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السّلفیہ ممبئی-۸
تعداد اشاعت (بار سوم)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	دسمبر ۲۰۰۲ء
قیمت	:	۱۵/روپئے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ر محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی-۳

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

یہ کتاب

اس کتاب میں درج ذیل مضامین شامل ہیں

☆ اسلام میں پردہ کی حیثیت کی مختصر تشریح۔

☆ عورتوں پر پردہ کرنا واجب ہے۔

☆ چہرہ اور ہاتھ کا چھپانا ضروری ہے۔

☆ جو لوگ چہرہ اور ہاتھ چھپانے کے قائل نہیں، ان کی تردید۔

☆ بے پردگی کے نقصانات۔

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

عرض ناشر	5
پیش لفظ مترجم	۶
پیش لفظ مؤلف	۱۲
قرآن حکیم میں پردہ کے دلائل	۱۶
دلیل اول	۱۶
دلیل دوم	۲۱
دلیل سوم	۲۲
دلیل چہارم	۲۳
چہرہ کا پردہ واجب ہے--------	۲۴
وجہ استدلال	۲۵
پردے کا وجوب قیاس صحیح سے	۳۲
بے پردگی کے نقصانات	۳۳
چہرہ بے پردہ رکھنے کو-----	۳۹
ان دلائل کا جواب	۴۰

Www.IslamicBooks.Website

عرض ناشر

عورتوں کا نقاب یانا محرم مردوں سے انکا پردہ کرنا آج کی ملحد اور بے پردہ دنیا میں چہ میگوئیاں کا موضوع بنا ہوا ہے۔ خود بہت سے مغرب زدہ مسلمانوں کی غیرت وحیاء پر بھی پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس حساس اور نازک موضوع پر عالم اسلام کے مشہور عالم اور محدث علامہ محمد صالح العثیمین نے بڑے عالمانہ اور محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے، جس میں اسلام میں پردہ کی حیثیت، عورتوں کیلئے پردہ کا واجبی حکم، چہرہ اور ہاتھ کا چھپانا ضروری اور بے پردگی کے نقصانات تحقیقی انداز میں لکھا ہے جسے پڑھ کر پردے کے بارے میں جہاں اسلام کا صحیح حکم واضح ہوتا ہے وہیں بے پردگی کے نقصانات کا بھی پردہ فاش ہوتا ہے۔

مختار احمد ندوی

الدار السّلفیہ۔ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

پیش لفظ مترجم

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کی تمام تر تعلیمات انسانی فطرت و طبیعت کے عین مطابق ہیں، طبائع سلیمہ انہیں بہ سہولت قبول کرتی ہیں، ان پر عمل میں گرانی محسوس نہیں ہوتی، اسلام نے انسان کے دنیوی واخروی وقار کا نہ صرف پورا پورا خیال رکھا ہے بلکہ اسے باعزت وباوقار رہنے کی تاکید کی ہے جونہی کسی باوقار انسان کی عزت پر حرف آتا ہے تو اسلام کا قانون تعزیر حرکت میں آجاتا ہے، مجرم کے لئے عبرت ناک سزا اور غیور وو قور مومن کے لئے تحفظ ناموس کی نوید مسرت لاتا ہے، اور اس سے قبل تحفظ ناموس وو قار کی خاطر تشریعی احکام دیتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر معاشرہ جرائم سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

پردے کا شرعی حکم بھی عورت کی عزت و کرامت اور اس کے وقار کے پیش نظر دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد عورتوں پر پابندی لگانا یا انہیں مردوں سے کم تر دکھانا ہر گز نہیں، حدیث میں ہے۔

النساء شقائق الرجال (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه)

"عورتیں انسان ہونے میں مردوں کے برابر ہیں"۔

زمانہ قبل از اسلام کے عربی رسم ورواج ہوں یا علم وفلسفہ

Www.IslamicBooks.Website

کے گہوارہ یونان کی تہذیب، ہندوستان کا بت پرستانہ تمدن ہویا یورپ کی خیرہ کن ثقافت، ہر طرف صنف نازک کی اہانت کے شرمناک مناظر اور اس پر ظلم و ستم کی دل دوز کہانیاں ہیں۔ جنہیں سننے کی کوئی باشعور انسان تاب نہیں رکھتا۔

اسلام نے عورت کو عزت بخشی، اسے واجب الاحترام قرار دیا، مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے عورت کی عزت واکرام کے لئے غیرت پیدا فرمائی۔ غیرت سے مراد وہ گراں مایہ اور خوبصورت جذبہ ہے جو مرد مومن کو عورت کے دفاع کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے پر آمادہ کرتا ہے۔ تحفظ عفت و عصمت اور غیرت کا یہی وہ مقدس جذبہ ہے جس سے اہل یورپ کلیتہ بے بہرہ اور اس عظیم جوہر کی قدر اور قیمت جاننے سے عاری ہیں۔

عورت میں فطرتاً بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں جن کی تلافی کے لئے مرد کو اس پر نگراں مقرر کر کے عورت سے متعلقہ کئی ایک امور کی انجام دہی اس کے ذمہ قرار دے دی گئی ہے اور یہ سب کچھ عورت کی عزت و تکریم کی خاطر ہے نہ کہ مرد کی برتری منوانے کے لئے، عورت کی ناموس پر حرف آئے تو خود رب العزت والجلال کو غیرت آتی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

یاامة محمد واللہ مامن احد اغیر من اللہ ان

Www.IslamicBooks.Website

یزنی عبدہ او تزنی امتہ.

"اے امت محمدیہ! اللہ کی قسم اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے۔" (بخاری)

نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو دیوث قرار دیا ہے جسے اپنے اہل خانہ کی بے حرمتی پر غیرت نہیں آتی اور دیوث پر جنت حرام ہے (الدیوث الذی یقر فی اھلہ الخبث) مسند احمد، اور جو شخص اپنے اہل خانہ کی عزت کی حفاظت کے لئے کٹ مرے، اسے شہید قرار دیا گیا ہے۔

"من قتل دون اھلہ فھو شھید" (ابوداؤد، ترمذی)

ایک طرف تو مسلمانوں کا یہ جذبۂ غیرت ہے جس کی اسلام نے حوصلہ افزائی کی ہے دوسری طرف اہل یورپ ہیں جو عورت کی انہی کمزوریوں کا استحصال کر کے اسے بازار میں لے آئے، اسے رونق محفل بنایا، اس کی عزت نیلام کر کے اپنا کاروبار چمکایا اور اپنے ان مذموم مقاصد کے حصول کے لئے جن نظریات کا سہارا لیا ہے وہ عقل و منطق کے میزان میں پورے نہیں اترتے۔ عورت کو مرد کی برابری پر اکسایا جاتا ہے جبکہ انسانی قویٰ و اعضاء میں تفاوت نظام قدرت کا حصہ ہے جس پر

Www.IslamicBooks.Website

اعتراض دین و فطرت کا انکار اور عقل سلیم کے منافی ہے۔ اگر یوں ہی دین و فطرت کے خلاف بغاوت کا سلسلہ چل نکلے تو اس جنگ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

الغرض پردہ شرعی حکم ہونے کے ساتھ ساتھ عورت کی عزت و تکریم کی علامت اور عقل و فطرت کے عین مطابق ہے۔ قرون اولیٰ میں خواتین اسلام کے لازوال کارنامے اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

صفیہ بنت عبدالمطلب کے جنگی کارنامے'

عائشہ صدیقہؓ کا علمی وادبی مقام و مرتبہ'

حفصہ بنت سیرین اور اُم الدرداء الصغریٰ کا علوم دین سے شغف' اور عائشہ بنت عبدالرحمٰن کا شعر و سخن سے لگاؤ تاریخ اسلام کے زریں ابواب ہیں۔

نہر زبیدہ ایک مسلم خاتون کا رفاہی کارنامہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ کتب رجال میں کئی ضخیم جلدیں عورتوں کے تذکرہ کے لئے مختص ہیں بلکہ خواتین کے علمی و دینی کارناموں پر کئی مستقل مؤلفات موجود ہیں۔

پردہ اسلامی شریعت کا طرۂ امتیاز اور مسلمانوں کی قابل فخر دینی روایت ہے، دختران اسلام کو اس سلسلہ میں معذرت

Www.IslamicBooks.Website

خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے فخریہ انداز میں خواتین عالم کے سامنے اس کی دعوت پیش کرنی چاہئیے تاکہ دنیا بھر کی عورتیں اس کی برکات سے مستفید ہو سکیں اور بیمار قلب وذہن کے آوارہ منش مرد اسے نظر بد سے نہ دیکھ سکیں۔

اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا تھا جب کہ تہذیب جدید نے اسے گھر سے نکال کر معاشرتی ذمہ داریوں میں ڈال دیا۔ عورت نہ گھر میں اپنا مقام باقی رکھ سکی ہے اور نہ گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے عہدہ بر آہو سکی ہے اور روشن دور کی تاریکیوں نے دوبارہ اسے ظلم وستم کی چکی میں پسنے پر مجبور کر دیا ہے اور دوسری طرف اس کی گھر میں اپنے فرائض سے لاتعلقی نے نئی نسل کو ماں کی ممتا سے محروم کر کے ایسے اضطراب اور بے چینی سے دوچار کر دیا ہے جس کی تعبیر سے تمام ادبی اسالیب قاصر اور اس کا مداوا کرنے میں تمام متبادل طریقے ناکام ہیں۔ اس اضطراب وبے سکونی کو ختم کر کے ایک مسرور ومطمئن نسل تیار کرنے کے لئے گھر میں ماں کا وجود اور ایک غیور نسل کی تربیت کے لئے اس ماں کا عفت وحیاء سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔

بتولے ؓ باش وپنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

Www.IslamicBooks.Website

عورت اگر اپنا مقام و مرتبہ بحال کرنا چاہتی ہے تو اس کی واحد صورت یہ ہے کہ وہ آغوش اسلام میں پناہ لے اور اسلامی تعلیمات کو اپنائے، پردے کے شرعی احکام پر عمل پیرا ہو۔ خدیجہ و عائشہ علیہا السلام کی زندگی اپنے لئے مشعل راہ بنائے۔ فاطمۃ الزہرا کے نقش قدم پر چلے۔ انسان کی اس اولین درس گاہ کی اصلاح کے بغیر اس سسکتے ہوئے معاشرے کا کوئی علاج نہیں۔ (وباللہ التوفیق)

حافظ عبدالرشید اظہر

Www.IslamicBooks.Website

پیش لفظ مؤلف

الحمد الله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذبه من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له.

ونشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له وان محمدا عبده ورسوله ﷺ وعلى آله واصحابه ومن تبعهم باحسان وسلم تسليما كثيرا اما بعد!

اللہ رب العزت نے حضرت محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ تاکہ آپ تمام انسانوں کو ان کے غالب وستودہ صفات پروردگار کے حکم کے مطابق اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبادت کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ بندگی کا اظہار صرف اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی مکمل اطاعت اور اس کی منع کردہ اشیاء سے مکمل اجتناب کیا جائے نیز اس کے احکام عالیہ کو خواہشات وشہوات نفسانیہ پر مقدم کرتے ہوئے اس کے حضور خاکساری اور انتہائی تواضع کی جائے۔ ہمارے ملک (سعودی عرب) میں جو وحی ورسالت کا مرکز اور حیاء و حشمت

Www.IslamicBooks.Website

کا گہوارہ ہے ایک مدت سے اس معاملہ میں لوگ سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ عورتیں چادریں وغیرہ اوڑھ کر مکمل پردہ کر کے گھر سے نکلا کرتی تھیں۔ غیر محرم مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول کا تصور تک ان میں نہ تھا۔ بحمد اللہ مملکت سعودیہ کے اکثر شہروں میں آج بھی یہی حالت ہے۔

لیکن جب سے کچھ لوگوں نے پردہ کے متعلق نامناسب انداز میں گفتگو شروع کی اور ان لوگوں کو دیکھ کر جو پردہ کے قائل ہی نہیں یا کم از کم چہرے کو کھلا رکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہمارے ہاں بھی کچھ لوگ شریعت مطہرہ کے اس حکم بالخصوص چہرہ ڈھانپنے کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہونے لگے۔ یہ سوال کیا جانے لگا کہ پردہ واجب ہے یا مستحب؟ یہ شرعی حکم ہے یا اس معاملہ میں ماحول عادات اور رسم ورواج کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے؟ کیا ایسا تو نہیں کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہ ہو کہ اس کے واجب یا مستحب ہونے کا حکم لگایا جا سکے؟

اس قسم کے شکوک وشبہات وغلط فہمیوں کے ازالہ اور حقیقت حال کی وضاحت کے لئے میں نے مناسب سمجھا کہ وہ دلائل مرتب کردوں جو اس کا حکم واضح کرنے کے لئے مجھے میسر آئیں۔ اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ یہ رسالہ

Www.IslamicBooks.Website

توضیح حق میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو خود بھی ہدایت یافتہ ہیں اور دوسروں کو بھی راہ راست کی طرف بلاتے ہیں وہی لوگ حق کو حق جانتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔

آپؐ کی بعثت کا مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل بھی تھا۔ آپ نے ہر طریقہ سے فضائل کی دعوت دی۔ رذائل و برے اخلاق کو بیخ و بن سے اُکھاڑا۔ اور لوگوں کو ان سے بچنے کی ہر ممکن طریقہ سے تلقین فرمائی اس طرح شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہر لحاظ سے کامل ہو کر سامنے آئی۔ اب وہ اپنی تکمیل و ترتیب کے لئے مخلوق کی جانب سے کسی کاوش و کوشش کی محتاج نہیں ہے کیوں کہ یہ دانا و خبردار رب کی جانب سے نازل کردہ شریعت ہے جو اپنے بندوں کی اصلاح کے طریقوں سے خوب باخبر اور ان کے لئے بے پایاں رحمت والا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کو جن اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مبعوث کیا گیا ان میں سے ایک نہایت بلند مرتبہ اور گراں قدر خلق حیا ہے۔ جسے آپؐ نے ایمان کا جزء اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ قرار دیا اور کوئی عقل مند اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ عورت کا باوقار اور ایسے عادات واطوار کے ساتھ رہنا جو اسے

Www.IslamicBooks.Website

مشکوک مقامات اور فتنوں سے دور رکھیں، اس حیاء کا حصہ ہے جس کا عورت کو اسلامی شریعت اور اسلامی معاشرے میں حکم دیا گیا ہے اور اس میں بھی شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ عورت کا اپنے چہرے اور جسم کے دیگر پرکشش مقامات کو ڈھانپ کر باپردہ رہنا ہی اس کے لئے سب سے بڑا وقار ہے جس سے وہ اپنے آپ کو آراستہ کر سکتی ہے۔

(وبا الله التوفيق)

Www.IslamicBooks.Website

ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ غیر محرم مردوں سے عورت کا پردہ کرنا اور منہ ڈھانپنا فرض ہے۔ اس کی فرضیت کے دلائل اللہ رب العزت کی کتاب عظیم اور نبی رحمت ﷺ کی سنت مطہرہ میں موجود ہیں اس کے علاوہ اجتہاد و درست فقہی قیاس بھی اسی کا تقاضا کرتے ہیں۔

قرآن حکیم سے چند دلائل

دلیل اول

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَمِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْاٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْنِسَآئِهِنَّ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُوْلِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (النور ٣١)

اے پیغمبر! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں (عصمتوں) کی حفاظت کریں اور اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس کے جو از خود (بغیر ان کے اختیار کے) کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔ اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور شوہر کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور

Www.IslamicBooks.Website

بھانجوں اور اپنی ہی قسم کی عورتوں اور اپنے غلاموں کے سوا۔ نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ایسے بچوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔ (غرض ان لوگوں کے سوا کسی پر اپنی زینت اور سنگار کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں) اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں تک پہنچ جائے) اور ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ یہ آیت مبارکہ پردہ کے وجوب پر مندرجہ ذیل طریقوں سے دلالت کرتی ہے۔

(۱) اللہ عزوجل نے مومن عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور عصمت کی حفاظت کے حکم کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمام وسائل وذرائع اختیار کئے جائیں جو اس مقصد کے حصول میں مددگار ہو سکتے ہیں اور ہر عقلمند آدمی جانتا ہے کہ چہرے کا پردہ عصمت کی حفاظت کے منجملہ وسائل میں سے ہے۔ کیوں کہ چہرہ کھلا رکھنا غیر محرم مردوں کے اس کی طرف دیکھنے کا ذریعہ بنتا ہے اور مردوں کو اس کے خدوخال کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ بالآخر بات میل ملاقات بلکہ ناجائز تعلقات تک جا پہنچتی ہے۔

حدیث میں ہے

اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَزِنَا هُمَا النَظَر

آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ ان کا زنا (ناجائز) دیکھنا ہے

پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں فرمایا۔

والفرج یصدق ذلك اویکذبه

شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا تکذیب۔

Www.IslamicBooks.Website

لہذا جب چہرے کا پردہ حفظ ناموس و عصمت کا ذریعہ ٹھہرا تو وہ بھی اسی طرح فرض ہو گا جس طرح کہ حفظ ناموس و عصمت فرض ہے کیوں کہ وسائل وذرائع کا بھی وہی حکم ہوتا ہے جو ان مقاصد کا ہو جن کے حصول کے لئے ان (وسائل وذرائع) کو اختیار کیا جاتا ہے۔

(۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہیں:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ.

اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال کر رکھیں۔

خمار (جس کی جمع خمر ہے) اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے عورت اپنا سر ڈھانپنے کے لئے اوڑھتی ہے۔ مثلاً نقاب برقعہ وغیرہ تو جب اسے یہ حکم ہے کہ اپنے سینے پر دوپٹہ ڈال کر رکھے تو چہرہ ڈھانپنا بھی فرض ہو گا۔ کیوں کہ یا تو چہرہ لازماً اس حکم میں داخل ہو جاتا ہے یا پھر قیاس صحیح اس کا تقاضا کرتا ہے۔

وہ اس طرح کہ جب گردن و سینہ کو ڈھانپنا فرض ہے تو چہرہ کے پردہ کی فرضیت تو بالاولی ہونی چاہیے کیوں کہ وہی خوبصورتی کا مظہر اور فتنہ کا موجب ہے۔ ظاہری حسن کے متلاشی صرف چہرہ کا ہی پوچھتے ہیں۔ چہرہ خوبصورت ہو تو باقی اعضاء کو زیادہ اہمیت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ جب کہا جاتا ہے کہ فلاں خوبصورت ہے تو اس سے بھی چہرہ کا جمال ہی مراد ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ چہرے کا حسن وجمال ہی پوچھنے اور بتانے والوں کی گفتگو کا محور ہوتا ہے۔

مذکور بالا حقائق کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ حکمت پر مبنی شریعت سینہ وگردن کے پردے کا تو حکم دے لیکن چہرہ کھلا رکھنے کی رخصت دے۔

Www.IslamicBooks.Website

(۳) اللہ تعالیٰ نے زینت کے اظہار سے بالکل منع کردیا ہے اس حکم سے صرف وہ زینت مستثنیٰ ہے جس کے اظہار سے کوئی چارہ کار ہی نہیں مثلاً بیرونی لباس۔ اسی لئے قرآن نے اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (سوائے اس زینت کے جواز خود ظاہر ہو جائے) کے الفاظ سے تعبیر کیا۔ یوں نہیں فرمایا اِلَّا مَا اظهرن مِنْها (سوائے اس زینت کے جسے عورتیں ظاہر کریں۔)

پھر اسی آیت میں زینت کے اظہار سے دوبارہ منع فرمایا اور بتایا کہ صرف ان افراد کے سامنے زینت ظاہر کی جاسکتی ہے جنہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسرے مقام پر مذکور زینت پہلے مقام پر مذکور زینت سے مختلف اور علیٰحدہ ہے۔ پہلے مقام پر اس زینت کا حکم بتایا گیاہے جو ہر ایک کے لئے ظاہر ہوتی ہے اور اس کا پردہ ممکن نہیں۔ جب کہ دوسرے مقام پر مخفی زیبائش مراد ہے یعنی جس کے ذریعہ عورت خود کو مزین کرتی ہے۔ اگر اس آرائش وزیبائش کا اظہار بھی ہر ایک کے سامنے جائز ہوتا تو پہلی زینت کے اظہار کے عام اجازت اور دوسری زینت کے اظہار کے حکم سے بعض افراد کے استثناء کا کوئی خاص فائدہ نہیں رہ جاتا۔

طفیلی قسم کے افراد جو صرف کھانا کھانے کے لیے کسی کے گھر میں رہتے ہوں اور ان میں صنفی میلان ختم ہو چکا ہو، مردانہ اوصاف سے محروم خدام وہ نابالغ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتیں سمجھ نہیں پاتے تو ایسے افراد کے سامنے اللہ تعالیٰ نے مخفی زینت کو کھلا رکھنے کی اجازت دی ہے اس سے دو امور ثابت ہوئے۔

(ا) مذکورہ بالا دو قسم کے افراد کے سوا مخفی زیبائش کو کسی کے سامنے کھلا رکھنا جائز نہیں ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

(ب) بلاشبہ پردے کے حکم کا دارومدار اور اس کے واجب ہونے کی علت عورت کی طرف دیکھ کر (مردوں کا) فتنے میں مبتلا اور وار فتگی کا شکار ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ چہرہ تمام حسن کا مرکز اور فتنہ کا مقام ہوتا ہے لہذا اس کا ڈھانپنا ضروری ہوگا تاکہ مرد حضرات بشری تقاضوں سے کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(۵) فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ.

اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ جھنکار کی آواز کانوں تک پہنچ جائے اور ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔

یعنی عورت اس انداز سے نہ چلے کہ معلوم ہو کہ وہ پازیب وغیرہ پہنے ہوئے ہے جس سے وہ اپنے خاوند کے لئے آراستہ ہوتی ہے جب عورت کو شدت سے زمین پر پاؤں مارنے سے منع کر دیا گیا ہے کہ مبادا غیر محرم مرد اس کے زیور کی جھنکار ہی سے فتنے میں نہ پڑ جائیں تو چہرہ کھلا رکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔؟

غور فرمایئے!

فتنے میں پڑنے اور بہک جانے کا امکان کہاں زیادہ ہے کیا اس صورت میں کہ ایک آدمی کسی عورت کے پاؤں میں پڑی پازیب کی جھنکار سنتا ہے اسے معلوم نہیں کہ وہ عورت جوان ہے یا عمر رسیدہ حسین و جمیل ہے یا کریہ المنظر۔ کیا اس صورت میں بہک جانے کا احتمال زیادہ ہے یا اس صورت میں کہ ایک مرد کسی مست شباب دوشیزہ کا کھلا چہرہ دیکھے جو رعنائی و حسن وزیبائی سے بھرپور ہو اور مشاطگی نے اس کے فتنے کو دوچند کر دیا ہو کہ ہر دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جائے۔ ہر باشعور انسان بخوبی سمجھ سکتا

Www.IslamicBooks.Website

ہے کہ دونوں میں سے کون سی زینت زیادہ فتنے کا باعث اور مستور و مخفی رہنے کی زیادہ حقدار ہے۔

دلیل دوم

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِی لَایَرْجُوْنَ نِکَاحاً فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَمُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَاِنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. (النور. ٦٠)

(اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی تو وہ اگر چادر اتار دیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔ بشرطیکہ اپنی زینت کا مظاہرہ نہ کرتی پھریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ اللہ سنتا جانتا ہے)۔

اس آیت کریمہ سے پردہ کے واجب ہونے پر وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں سے گناہ کی نفی کی ہے جو سن رسیدہ ہونے کے سبب نکاح کی امید نہیں رکھتیں اس لئے کہ بوڑھی ہونے کی وجہ سے مردوں کو ان کے ساتھ نکاح میں کوئی رغبت نہیں ہوتی۔ لیکن اس عمر میں بھی چادر اتار رکھنے پر گناہ نہ ہونا اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس سے ان کا مقصد زیب وزینت کی نمائش نہ ہو۔ یہ امر بھی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ چادر اتار دینے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو جائیں بلکہ اس سے صرف وہ کپڑے مراد ہیں جو عام لباس کے اوپر سے اس لئے اوڑھے جاتے ہیں کہ جسم کے وہ حصے جو عام لباس سے عموماً باہر رہتے ہیں جیسے چہرہ اور ہاتھ چھپ جائیں

Www.IslamicBooks.Website

لہٰذا ان بوڑھی عورتوں کو جو کپڑے اتارنے کی رخصت دی گئی ہے اس سے مراد یہی مذکورہ اضافی کپڑے (یعنی چادریں برقعے وغیرہ) ہیں جو پورے جسم کو ڈھانپتے ہیں۔ لیکن اس حکم کی عمر رسیدہ خواتین کے ساتھ تخصیص دلیل ہے کہ جوان اور نکاح کی عمر والی عورتوں کا حکم ان سے مختلف ہے کیوں کہ اگر سب عورتوں کے لئے اضافی کپڑے اتار دینے اور صرف عام لباس پہننے کی اجازت ہوتی تو "سن رسیدہ و نکاح کی عمر سے گزری ہوئی عورتوں" کو بالخصوص ذکر کرنے کا کوئی مقصد نہیں رہ جاتا۔

مذکورہ آیت کریمہ کے الفاظ۔

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ

(بشرطیکہ یہ بوڑھی عورتیں اپنی زینت کا مظاہرہ نہ کرتی پھریں)

اس بات کی ایک اور دلیل ہے کہ نکاح کے قابل، جوان عورتوں پر پردہ واجب ہے چونکہ عام طور پر جب وہ اپنا چہرہ کھلا رکھتی ہیں تو اس کا مقصد زینت کی نمائش اور حسن و جمال کا نمایاں مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مرد اس کی طرف دیکھیں اور اس کے حسن و جمال کی مدح و توصیف کریں۔ اس قماش کی عورتوں میں نیک نیت شاذ و نادر ہی ہوتی ہیں اور شاذ و نادر صورتوں کو عام قوانین کی بنیاد نہیں بنایا جاتا۔

دلیل سوم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الاحزاب ۵۹)

"اے پیغمبر! اپنی ازواج، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو

Www.IslamicBooks.Website

کہ باہر نکلا کریں تو اپنے اوپر چادر لٹکالیا کریں یہ امر ان کے لئے موجب شناخت ہو گا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

ترجمان القرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سر کے اوپر سے اپنی چادر لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانک لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ صحابی کی تفسیر حجت ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول میں مذکور ایک آنکھ کھلی رکھنے کی رخصت بھی راستہ دیکھنے کی ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے لہٰذا جہاں راستہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہو گی وہاں ایک آنکھ سے بھی پردہ ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں۔

اور جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو دوپٹہ کے اوپر سے عبا (گاؤن) کی طرح اوڑھی یا پہنی جائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو انصاری خواتین گھروں سے نکلتے وقت اس سکون واطمینان سے چلتیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور انہوں نے سیاہ رنگ کی چادریں لپیٹ رکھی ہوتیں۔

عبیدۃ السلمانی ؒ (تلمیذ حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ مسلمان عورتیں سروں کے اوپر سے چادریں اس طرح اوڑھا کرتی تھیں کہ آنکھوں کے سوا کچھ ظاہر نہ ہوتا۔ وہ بھی اس لئے کہ راستہ دیکھ سکیں۔

دلیل چہارم

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَائِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاءِ

Www.IslamicBooks.Website

اِخْوانِهِنَّ وَلَاۤاَبْنَاءِ اَخْوٰتِهِنَّ وَلَانِسَائِهِنَّ وَلَامَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْداً (الاحزاب ۵۵)

"عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ اپنے غلاموں سے اور اے عورتو! اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے"۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جب عورتوں کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا تو یہ بھی بیان فرمادیا کہ فلاں فلاں قریبی رشتہ داروں سے پردہ واجب نہیں ہے۔ جیسا کہ سورۃ النور کی آیت میں۔

ولایبدین زینتھن اِلّا لبعولتھن۔ الآیۃ۔

عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہر کے لئے۔ الخ فرما کر مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

قرآن حکیم میں سے یہ چار دلائل ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر محرم مردوں سے عورت کو پردہ کرنا واجب ہے اور جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے صرف پہلی آیت اس مسئلہ پر پانچ وجوہ سے دلالت کرتی ہے۔

چہرہ کا پردہ واجب ہونے کے دلائل سنت مطہرہ سے

اب سنت نبویہ سے چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا اِذَا كَانَ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا لِخِطْبَةٍ وَاِنْ كَانَتْ لَاتَعْلَمُ (مسند احمد)

Www.IslamicBooks.Website

"جب کوئی آدمی کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اس پر اس عورت کی طرف دیکھ لینے میں گناہ نہیں۔ بشرطیکہ پیغام نکاح دینے کے لئے دیکھ رہا ہو خواہ وہ عورت اس سے بے خبر ہو"۔

"مجمع الزوائد" میں ہے کہ اس حدیث کی سند میں تمام راوی صحیح کے رجال میں سے ہیں۔(۱)

وجہ استدلال

اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خاطب (پیغام نکاح دینے والے) سے گناہ کا مرتفع ہونا اس حالت کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ وہ خطبہ (پیغام نکاح) کے لئے دیکھ رہا ہو۔ ثابت ہوا کہ غیر خاطب (دیکھنے پر) ہر حال میں گناہ گار ہے۔ اسی طرح اگر خاطب بھی خطبہ کے لئے نہیں بلکہ صرف لطف اندوز ہونے کیلئے دیکھے تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث میں دیکھی جانے والی چیز کی تخصیص نہیں لہٰذا سینہ چھاتی گردن وغیرہ کا دیکھنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ جمال پسند خاطب کا مقصود چہرے کے جمال کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ باقی اعضاء کا حسن تو اس کا تابع ہے۔ اس لئے عورت کے انتخاب میں ظاہری حسن و جمال کو ترجیح دینے والا خاطب چہرہ ہی دیکھے گا۔

(۲) حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کے متعلق جب حکم دیا کہ وہ بھی عید گاہ کو جائیں تو وہ کہنے لگیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے

---

(۱) حدیث صرف مسلم کی شرط پر ہے اس لئے کہ اس کی سند میں موسیٰ بن عبداللہ بن یزید الخطمی بخاری کے رجال میں سے نہیں ہیں۔ مترجم

Www.IslamicBooks.Website

بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

جس کے پاس اپنی چادر نہ ہو اسے کوئی دوسری بہن چادر دیدے۔ (بخاری مسلم وغیرہ)

یہ حدیث واضح طور پر بتا رہی ہے کہ صحابہ کرام کی خواتین میں چادر کے بغیر باہر نکلنے کا معمول نہ تھا۔ بلکہ چادر پاس نہ ہونے کی صورت میں باہر نکلنے کو وہ ممکن ہی نہیں سمجھتی تھیں۔ اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے انہیں نماز عید کیلئے عید گاہ میں جانے کا حکم دیا تو انہوں نے اس امر کا بطور مانع ذکر کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ یہ مشکل اس طرح حل ہو سکتی ہے کہ ایسی عورت کو کوئی دوسری مسلمان بہن اپنی چادر مستعار دے دے۔

گویا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ چادر اوڑھے بغیر عید گاہ تک بھی جائیں، حالانکہ وہاں جانے کا حکم مرد و عورت سب کو ہے۔ جب ایک ایسے کام کیلئے کہ شرع نے جس کا حکم دیا ہے عورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے بغیر چادر اوڑھے گھر سے باہر آنے کی اجازت نہیں دی تو ایسے امور کے لئے بغیر چادر اوڑھے گھر سے باہر آنے کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے جن کا نہ شرع میں حکم دیا گیا ہے اور نہ ان کی کوئی ضرورت ہے بلکہ مقصد صرف بازاروں میں گھومنا پھرنا مردوں کے ساتھ میل جول اور تماش بینی ہو جس میں کوئی فائدہ نہیں۔

علاوہ ازیں چادر اوڑھنے کا حکم بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو مکمل باپردہ رہنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

Www.IslamicBooks.Website

(۳) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تو بعض عورتیں بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے چادروں میں لپٹی ہوئی آتیں نماز کے بعد وہ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو اندھیرے کے سبب انہیں کوئی نہ پہچان سکتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید کہا:

عورتوں کے جو اطوار ہم نے دیکھے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجد میں آنے سے اسی طرح منع کر دیتے جس طرح کہ بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا۔ تقریباً اسی قسم کے الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔

یہ حدیث پردے کے وجوب پر دو طریقوں سے دلالت کرتی ہے۔ پردہ کرنا اور اپنے جسم کو مکمل طور پر ڈھانپنا صحابہ کرام کی عورتوں کی عادات میں سے تھا، اور صحابہ کرام کا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ منزلت رکھتا ہے وہ اخلاق و آداب میں بلند، ایمان کامل اور اعمال میں زیادہ صالح تھے وہی قابل اتباع نمونہ ہیں کہ خود ان کو اور ان کے بطریق احسن پیروی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کی نوید سنائی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبة ۱۰۰)

Www.IslamicBooks.Website

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک عہد میں عورتوں کا طریقہ یہ تھا (جو اوپر ذکر کیا گیا) تو ہمارے لئے کس طرح مستحسن ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے ہٹ جائیں جس پر چلنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ممکن ہے۔ خصوصاً جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً (سورة النساء ۱۱۵)

اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے گا تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

(ب) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن کا علم و فہم، اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کا جذبہ اور دینی بصیرت تعارف کی محتاج نہیں، فرماتے ہیں کہ اگر رسول اکرم ﷺ عورتوں کے وہ اعمال واطوار دیکھ لیتے جو ہم نے دیکھے ہیں تو انہیں مساجد میں آنے سے قطعی طور پر منع کر دیتے اور یہ اس زمانہ میں ہوا

Www.IslamicBooks.Website

جس کی فضیلت احادیث میں وارد ہے یعنی عہد نبوی کے مقابلہ میں عورتوں کی حالت اس حد تک بدل گئی کہ انہیں مساجد میں آنے سے روک دینے کا تقاضا کر رہی تھی۔ تو ہمارے زمانہ میں بے پردہ نکلنے کی اجازت کیوں کر دی جاسکتی ہے جب کہ عصر نبوی کو گزرے تیرہ صدیاں بیت چکی ہیں۔ اخلاقی بے راہ روی عام ہو چکی ہے۔ شرم وحیاء تقریباً رخصت ہو چکے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں دینی حمیت کمزور پڑ چکی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فہم بھی اسی نتیجہ پر پہنچا جس کی شہادت شریعت کاملہ کی صریح نصوص دے رہی ہیں یعنی اگر کسی کام کے نتیجہ میں ایسے امور سامنے آئیں جنہیں شریعت حرام قرار دیتی ہے تو وہ کام بھی شرعاً حرام ہو گا۔ خواہ بظاہر جائز ہی نظر آتا ہو۔

(۴) حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَرَّ ثَوبَه خُيَلَاء لَمْ يَنظُرِ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَة

جو شخص تکبر کے ساتھ اپنی چادر لٹکا کر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی جانب قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا تو عورتیں اپنی چادریں کس حد تک لٹکائیں ؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ایک بالشت بھر لٹکا لیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اس طرح تو ان کے پاؤں نظر آئیں گے۔ فرمایا تو ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لیں اس سے زیادہ نہ لٹکا لیں۔

مندرجہ بالا حدیث دلیل ہے کہ عورت پر پاؤں ڈھانپنا فرض ہے اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ یہ حکم تمام صحابیات رضی اللہ عنہن کو معلوم تھا اور بلاشبہ

Www.IslamicBooks.Website

پاؤں میں ہاتھوں اور چہرے کی نسبت کم کشش پائی جاتی ہے۔ کمتر کشش والے مقام کے حکم کی تصریح خود بخود تنبیہ کر رہی ہے کہ اس سے زیادہ پر کشش اور اس حکم کے زیادہ حقدار مقامات کا کیا حکم ہونا چاہیے یہ بات شرع متین کی حکمت کے منافی ہے کہ کمتر کشش اور قلیل تر فتنہ کے باعث اعضا کو ڈھانپنا تو فرض ہو لیکن زیادہ فتنہ کے باعث اور پر کشش اعضاء کو کھلا رکھنے کی اجازت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت و شریعت میں اس قسم کا تضاد پایا جانا ناممکن ہے۔

(۵) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا کَانَ لِاحْدٰکُنَّ مُکَاتَبٌ وَّکَانَ عِنْدَہٗ مَایُوَدِّی فَلْتَحْتَجِبْ مِنْہُ (احمد، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ) (امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

جب کسی عورت کے مکاتب غلام کے پاس اس قدر مال موجود ہو جس سے وہ معاہدہ میں طے شدہ رقم ادا کر سکتا ہو تو اس عورت کو چاہیے کہ اپنے اس غلام سے پردہ کرے۔

حدیث مذکور سے پردے کا واجب ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ اس کا مفہوم و مقصود یہ ہے کہ مالکہ کے لئے اپنے غلام کے سامنے جب تک کہ وہ اس کی ملکیت میں ہو چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے اور جب غلام پر اس کی ملکیت ختم ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سے پردہ کرے کیوں کہ اب وہ غیر محرم ہو گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ عورت کا غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا واجب ہے۔

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کا اپنے آقا سے معاہدہ قرار پا جائے کہ وہ فلاں خدمت انجام دینے یا اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہوگا۔ شرط پوری نہ کر سکنے کی صورت میں معاہدہ کالعدم ہو جاتا ہے مکاتب مکمل رقم کی ادائیگی تک غلام ہی ہوتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں احرام باندھے ہوئے تھیں تو اونٹ سوار قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جس وقت سامنے ہوتے تو ہم اپنے سروں کو اوپر سے چادر چہروں تک لٹکا لیتے جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم پھر سے چادر کو چہرہ سے ہٹا لیتے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

"تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ جب وہ (سوار) ہمارے سامنے ہوتے تو ہم اپنے چہروں پر چادر ڈال لیتے"

واضح دلیل ہے کہ عورت پر چہرہ ڈھانپنا واجب ہے اس لئے کہ حالت احرام میں چہرہ کھلا رکھنے کا حکم ہے لہٰذا اگر اس واجبی حکم کی بجاآوری میں کوئی زوردار شرعی رکاوٹ موجود نہ ہوتی تو چہرہ کھلا رکھنا ضروری تھا خواہ قافلے کے پاس سے گزرتے رہیں۔

اس استدلال کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ اکثر اہل علم کے نزدیک حالت احرام میں عورتوں پر چہرہ کھلا رکھنا واجب ہے اور واجب کو اس سے قوی تر واجب کی ادائیگی کی خاطر ہی ترک کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اگر غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا واجب نہ ہوتا تو احرام کی حالت میں اس کے کھلا رکھنے کا حکم جو واجب ہے ترک کرنا جائز نہ ہوتا جبکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ حالت احرام میں عورت کے لئے نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا جائز نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منجملہ دلائل میں سے ہے کہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں حالت احرام

Www.IslamicBooks.Website

کے سوا خواتین میں (چہروں کے پردہ کیلئے) نقاب اور (ہاتھوں کے پردہ کے لئے) دستانوں کا رواج عام تھا۔ اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا پردہ کرنا واجب ہو۔

سنت مطہرہ میں سے یہ چھ دلائل ہیں کہ عورت پر پردہ کرنا اور غیر محرم مردوں سے چہرہ ڈھانپ کر رکھنا فرض ہے۔

قرآن میں سے مذکورہ چار دلائل بھی ان میں جمع کر لیں تو کتاب وسنت سے کل دس دلیلیں ہوئیں۔ تلک عشرۃ کاملہ۔ وباللہ التوفیق۔

پردے کا وجوب قیاس صحیح کی رو سے

اجتہاد و درست فقہی قیاس جس کی شریعت کاملہ نے تعلیم دی ہے اور یہ نام ہے مصالح اور ان کے حصول کے ذرائع کو برقرار رکھنے کی ترغیب کا، اسی طرح مقاصد اور ان کے وسائل کی مذمت اور ان سے اجتناب کرنے کی تلقین کا۔

چنانچہ ہر وہ کام جس میں خالصۃ مصلحت ہو یا اس کے نقصانات کی نسبت مصلحت کا پہلو روشن ہو تو اس کا حکم علی الترتیب پہلی صورت میں واجب اور دوسری صورت میں کم از کم مستحب ہوگا اور وہ کام جس میں صرف نقصان ہی نقصان ہو یا نقصان اس کی مصلحت سے زیادہ ہو تو اس کام کا حکم علی الترتیب حرام یا مکروہ ہوگا۔

اس قاعدہ کی روشنی میں جب ہم غیر محرم مردوں کے سامنے عورت کے چہرہ بے پردہ رکھنے پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ بے حجابی بے

Www.IslamicBooks.Website

شمار مفاسد لئے ہوئے ہے اگر بالفرض کوئی مصلحت ہے بھی تو اس سے پیدا ہونے والے نقصانات کے بالمقابل انتہائی معمولی بلکہ بالکل ہی دب کر رہ جاتی ہے۔

بے پردگی کے چند نقصانات

عورت کے چہرہ کو بے پردہ رکھنے کے بڑے بڑے نقصانات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ فتنہ میں پڑنا

عورت جب اپنے چہرے کو بے پردہ رکھتی ہے تو اپنے آپ کو فتنے میں ڈالتی ہے۔ کیوں کہ اسے ان چیزوں کا اہتمام والتزام کرنا پڑتا ہے جس سے اس کا چہرہ خوبصورت جاذب نظر اور دلکش دکھائی دے۔ اس طرح وہ دوسروں کے لئے فتنہ کا باعث بنتی ہے اور یہ شر وفساد کے بڑے اسباب میں سے ہے۔

۲۔ شرم وحیاء کا جاتا رہنا

اس بدعادت سے عورت کے ضمیر سے رفتہ رفتہ شرم وحیاء جاتے رہتے ہیں جو ایمان کا جزو اور فطرت کا لازمی تقاضا ہیں۔ ایک زمانہ میں عورت شرم وحیاء میں ضرب المثل ہوتی تھی مثلاً کہا جاتا تھا۔

اَحییٰ مِنَ العَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا

کہ فلاں تو پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ شرمیلا ہے۔

شرم وحیا کا جاتا رہنا صرف یہ کہ عورت کے لئے غارت گردین و

Www.IslamicBooks.Website

ایمان ہے بلکہ اس فطرت کے خلاف بغاوت بھی ہے جس پر اسے خالق کائنات نے پیدا کیا ہے۔

۳۔ مردوں کا فتنہ میں پڑنا

بے پردہ عورت سے مردوں کا فتنہ میں پڑنا طبعی امر ہے خصوصاً جبکہ وہ خوبصورت بھی ہو۔ نیز ملنساری خوش گفتاری یا ہنسی مذاق کا مظاہرہ کرے۔ ایسا بہت سی بے پردہ خواتین کے ساتھ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ع

نظرۃ فسلام فکلام فموعد فلقاء

یعنی

ع اک اشارہ ہوا دو ہاتھ بڑھے بات ہوئی

یا

ع اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ باہمی مذاق کے نتیجہ میں کوئی مرد کسی عورت پر یا عورت کسی مرد پر فریفتہ ہو گئی۔ جس سے وہ خرابی بنی کہ اس سے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ بن آئی اللہ تعالیٰ سب کو سلامت رکھے۔

۴ مرد و عورت کا آزادانہ میل جول

چہرہ کی بے پردگی سے عورتوں اور مردوں کا اختلاط عمل میں آتا ہے۔ اس لئے کہ جب عورت دیکھتی ہے کہ وہ بھی مردوں کی طرح چہرہ کھول کر بے پردہ گھوم پھر سکتی ہے تو آہستہ آہستہ اسے مردوں سے کھلم کھلا دھکم پیل کرنے میں بھی شرم و حیا محسوس نہیں ہوتی اور اس طرح

Www.IslamicBooks.Website

کے میل جول میں بہت بڑا فتنہ اور وسیع فساد مضمر ہے۔

ایک دن رسول اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے تو عورتوں کو مردوں کے ساتھ راستہ میں چلتے ہوئے دیکھا تو عورتوں سے ارشاد فرمایا:

اِسْتَاخِرْنَ فَاِنَّه لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكن بِحَافَّاتِ الطَّرِيْق.

ایک طرف ہٹ جاؤ راستہ کے درمیان چلنا تمہارا حق نہیں ہے ایک طرف ہو کر چلا کرو۔

آنحضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد خواتین راستہ کے ایک طرف ہو کر اس طرح چلتیں کہ بسا اوقات ان کی چادریں دیوار کو چھو رہی ہوتیں۔ اس حدیث کو ابن کثیر نے قل للمومنات یغضضن من ابصارھن کی تفسیر کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

یہ حدیث سنن ابی داؤد باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق میں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی غیر محرم مردوں سے عورتوں کے پردہ کرنے کے واجب ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی زینت کے دو درجے مقرر کیے ہیں۔

(۱) زینت ظاہرہ (۲) زینت غیر ظاہرہ

زینت ظاہرہ کو عورت اپنے شوہر اور محرم مردوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے سامنے بھی کھلا رکھ سکتی ہے۔

آیۃ حجاب نازل ہونے سے پہلے عورتیں چادر اوڑھے بغیر نکلتی تھیں مردوں کی نظر ان کے ہاتھ اور چہرہ پر پڑتی تھی۔ اس دور میں عورتوں

Www.IslamicBooks.Website

کے لئے جائز تھا کہ چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھیں اور مردوں کے لئے بھی ان کی طرف دیکھنا مباح تھا کیوں کہ اس کا کھلا رکھنا جائز تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آیۂ حجاب نازل فرمائی جس میں ارشاد فرمایا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ(الأحزاب ٥٩)

"اے نبی اپنی ازواج، صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ خود پر چادریں لٹکائیں"

تو عورتیں مکمل طور پر پردہ کرنے لگیں (مجموع الفتاوی ۱۱۰/۲۲)

اس کے بعد شیخ الاسلام فرماتے ہیں "جلباب چادر کا نام ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے رداء (اوڑھنی) اور عام لوگ اسے ازار (تہہ بند) کہتے ہیں۔ اس سے وہ بڑا تہہ بند مراد ہے جو عورت کے سر سمیت پورے جسم کو ڈھانپ لے.... جب عورتوں کو چادر اوڑھنے کا حکم اس لئے ہو کہ وہ پہچانی نہ جا سکیں تو یہ مقصد چہرہ ڈھانپنے یا اس پر نقاب وغیرہ ڈالنے سے ہی حاصل ہو گا۔ لہٰذا چہرہ اور ہاتھ اس زینت میں سے ہوں گے جس کے بارے میں عورت کو حکم ہے کہ یہ غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر نہیں ہونی چاہیے۔ اس طرح ظاہر کپڑا کے سوا کوئی زینت باقی نہ رہی جس کا دیکھنا غیر محرم مردوں کے لئے مباح ہو۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آخری حکم ذکر کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (نسخ سے) پہلے کا حکم ذکر کیا۔

آخر میں شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

نسخ سے پہلے کے حکم کے برعکس اب عورت کے لئے چہرہ ہاتھ اور پاؤں غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کپڑا کے سوا کوئی چیز بھی ظاہر نہیں کر سکتی (مجموعہ الفتاویٰ الکبریٰ ۲۲ر ۱۱۴)

اس جز میں ص ۱۱۷ و ص ۱۱۸ میں فرماتے ہیں۔

عورت کو چہرہ ہاتھ اور پاؤں صرف غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنے سے منع کیا گیا ہے ورنہ عورتوں اور محرم مردوں کے سامنے اعضاء کے ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

اس مسئلہ میں بنیادی بات یہ سمجھ لیجئے کہ شارع کے دو مقصد ہیں۔ اول تو یہ کہ مرد و عورت میں امتیاز رہے دوم یہ کہ عورتیں حجاب میں رہیں۔ فتاویٰ ابن تیمیہ (۲۲ر ۱۵۲)

یہ تو تھا اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کا نقطہ نظر۔

ان کے علاوہ دوسرے حنبلی فقہا میں سے متاخرین کے چند اقوال نقل کرنے پر اکتفا کروں گا۔

"المنتہی" میں ہے نامرد، خواجہ سرا اور ہیجڑے کیلئے بھی عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

"الاقناع" میں ہے نامرد ہیجڑے کا عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے اسی کتاب میں ایک اور مقام پر ہے آزاد غیر محرم عورت کی طرف قصداً دیکھنا حرام ہے۔

"الدلیل" کے متن میں ہے۔

دیکھنا آٹھ طرح سے ہوتا ہے۔ پہلی قسم یہ ہے کہ بالغ مرد، (خواہ

Www.IslamicBooks.Website

اس کا عضو کٹا ہوا ہو) آزاد غیر محرم عورت کی طرف بلا ضرورت دیکھے۔ اس صورت میں عورت کے کسی بھی عضو کو بلا شرعی ضرورت کے دیکھنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ اس کے (سر پر لگے) مصنوعی بالوں کی طرف نگاہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

شافعی فقہاء کا موقف یہ ہے کہ نگاہ اگر بطریق شہوت ہو یا بہک جانے کا اندیشہ ہو تو بلا اختلاف قطعی طور پر حرام ہے اگر بطریق شہوت نہ ہو فتنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو ان کے ہاں دو قول ہیں۔ مؤلفؒ شرح الاقناع نے انہیں نقل کرنے کے بعد کہا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس قسم کی نگاہ بھی حرام ہے۔ جیسا کہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب منہاج میں ہے۔ اسکی توجیہہ یہ کی ہے کہ عورتوں کا بے پردہ کھلے چہرے کے ساتھ باہر نکلنا تمام اہل اسلام کے نزدیک بالاتفاق ممنوع ہے نیز یہ کہ نگاہ فتنے کا مقام اور شہوت کا محرک ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم.

مومنوں سے کہہ دو کہ نگاہ نیچی رکھا کریں۔

احکام شریعت میں ملحوظ حکمتوں کے شایان یہی ہے کہ فتنے کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کیا جائے اور حالات کے تفاوت کو بہانہ بنانے سے گریز کیا جائے۔

"نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار" میں ہے۔ عورتوں کا بے پردہ کھلے چہرہ کے ساتھ باہر نکلنا بالخصوص اس زمانہ میں کہ جہاں بد قماش لوگوں کی کثرت ہو۔ باتفاق اہل اسلام حرام ہے۔

چہرہ بے پردہ رکھنے کو جائز قرار دینے والوں کے شبہات

جہاں تک مجھے علم ہے غیر محرم عورتوں کے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف دیکھنے کو جائز قرار دینے والوں کے پاس کتاب وسنت سے صرف مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

(۱) فرمان باری تعالیٰ

ولا یبدین زینتھن الاماظھر منھا

کیوں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ "الاماظھر منھا" سے مراد عورت کا چہرہ اور اس کے ہاتھ اور انگوٹھی ہے یہ قول امام اعمش نے سعید بن جبیر کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے صحابی کی تفسیر حجت ہے۔

(۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو حضور ﷺ نے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ اور چہرہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کے چہرہ اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر آئے۔ (سنن ابی داوٗد)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں ان کے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ اسی دوران خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو

Www.IslamicBooks.Website

فضل بن عباس اس کی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباسؓ کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔ (صحیح بخاری)

ان حضرات کی رائے میں یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ عورت اپنا چہرہ کھلا رکھے ہوئے تھی۔

(۴) صحیح بخاری اور دوسری کتب حدیث میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کے نماز عید پڑھانے کے متعلق حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے نماز پڑھانے کے بعد لوگوں سے خطاب فرمایا اور وعظ و نصیحت کی پھر چل کر عورتوں کے قریب تشریف لے گئے ان سے بھی خطاب فرمایا اور وعظ و نصیحت کی اور فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو کیوں کہ جہنم کا زیادہ تر ایندھن تم (عورتیں) ہی ہو اس پر ایک عورت جس کے رخسار سیاہی مائل تھے۔ درمیان میں سے اُٹھی اگر اس عورت کا چہرہ کھلا نہ ہوتا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو پتہ نہ چلتا کہ اس عورت کے رخسار سیاہی مائل ہیں۔ میری دانست میں یہی وہ دلائل ہیں جن سے غیر محرم مردوں کے سامنے چہرہ کھلا رکھنے کا جواز پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

ان دلائل کا جواب

لیکن یہ دلائل اس پائے کے نہیں ہیں کہ ان کے پیش نظر گذشتہ صفحات میں مذکور دلائل سے صرف نظر کیا جاسکے جو چہرے کا پردہ واجب ہونے پر واضح دلالت کرتے ہیں۔ پردے کے دلائل درج ذیل دو وجوہ کی بنا پر راجح ہیں۔

(۱) جن دلائل میں چہرہ ڈھانپنے کا ذکر ہے ان میں ایک مستقل اور نیا

Www.IslamicBooks.Website

حکم ہے۔ چہرہ کھلا رکھنے کے جواز کے دلائل اپنے اندر کوئی حکم نہیں رکھتے (کیوں کہ یہ تو پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا عام معمول تھا) علماء اصول کے ہاں یہ ضابطہ معروف و مشہور ہے کہ عام حالت کے خلاف جب تک دلیل نہ ملے (اس پر کوئی حکم نہیں لگایا جاتا) اسے برقرار رکھا جاتا ہے۔ اور جب کوئی دلیل نئے حکم کی مل جائے تو اصل اور پہلی حالت کو برقرار رکھنے کی بجائے نئے حکم کے ذریعے اس میں تبدیلی کردی جاتی ہے۔

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ جو شخص نئے حکم (چہرہ ڈھانپنے) کی دلیل ذکر کرتا ہے۔ اس کے پاس ایک نئی چیز کا علم ہے کہ پہلی اور عمومی حالت بدل چکی ہے اور چہرہ ڈھانپنا فرض ہو گیا ہے۔ جب کہ دوسرے فریق کو یہ دلائل نہیں مل سکے لہٰذا مثبت کو منفی پر اس کے زائد علم کی وجہ سے ترجیح حاصل ہو گی۔

یہ ان حضرات کے پیش کردہ دلائل کا اجمالی جواب ہے۔ بالفرض اگر تسلیم کرلیا جائے کہ فریقین کے دلائل ثبوت اور دلالت کے اعتبار سے برابر ہیں پھر بھی اس مسلمہ اصولی قاعدہ کے پیش نظر چہرہ ڈھانپنے کی فرضیت کے دلائل مقدم ہوں گے۔

(ب) جب ہم چہرہ کھلا رکھنے کے جواز کے دلائل پر غور کرتے ہیں تو یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ دلائل چہرہ بے پردہ کرنے کی ممانعت کے دلائل کے ہم پلہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں ہر ایک دلیل کے الگ الگ جواب سے واضح ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی تفسیر کے تین جواب ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

(ا) ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پردہ کی آیت نازل ہونے سے پہلے کی حالت ذکر کی ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام میں ابھی گزرا ہے۔

(۲) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد اس زینت کا بیان ہو جس کا ظاہر کرنا منع ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ نے ذکر کیا ہے۔ ان دونوں باتوں کی تائید حضرت ابن عباسؓ سے منقول تفسیر آیت (**يا ايها النبي قل لازواجك وبناتك ونسآء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن**) سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ صفحات میں قرآن حکیم کی آیات سے پردہ کے دلائل کے ضمن میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

(ب) اگر ہم مذکورہ بالا دونوں احتمالات تسلیم نہ کریں تو تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر صرف اس وقت حجت ہو سکتی ہے جب کسی دوسرے صحابی کا قول اس کے مقابل نہ ہو۔ بصورت دیگر اس قول پر عمل کیا جائے گا۔ جسے دوسرے دلائل کی بدولت ترجیح حاصل ہو۔

حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے بالمقابل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے جس میں انہوں نے **الا ماظهر منها** (سوائے اس زینت کے جو از خود ظاہر ہو جائے) کی تفسیر چادر اور دوسرے ایسے کپڑوں وغیرہ سے کی ہے جو بہر حال ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے ڈھانپنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

اس صورت میں ضروری ہے کہ ان دونوں اصحابؓ کی تفسیر میں سے ایک کو دلائل کی رو سے ترجیح دی جائے اور جو راجح قرار پائے اس پر عمل کیا جائے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث دو وجوہ کی بناء پر ضعیف ہے۔

(ا) خالد بن دریک نے جس راوی کے واسطہ سے حضرت عائشہ

Www.IslamicBooks.Website

کہ اس حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل میں سے یہ بھی ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس حدیث کے فوائد میں سے یہ بھی ذکر کیا ہے،

"اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا شرعاً ممنوع اور نگاہ نیچی کرنا واجب ہے۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں "بعض کا خیال ہے کہ نظر نیچی رکھنا صرف اس صورت میں واجب ہے کہ جب فتنہ کا اندیشہ ہو (اس لئے کہ آپ ﷺ نے فضل بن عباسؓ کو منع نہیں کیا) لیکن میرے نزدیک حضور ﷺ کا یہ فعل کہ بعض روایات کے مطابق آپ نے فضل کا چہرہ ڈھانپ دیا زبانی منع سے کہیں زیادہ تاکید کا حامل ہے۔"

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو پردہ کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حالت احرام میں تھی اور احرام میں عورت کے بارے میں شرعی حکم یہی ہے کہ جب غیر محرموں میں سے کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو تو چہرہ کھلا رکھے۔ یہ بھی امکان ہے کہ حضور ﷺ نے بعد میں اسے یہ بھی حکم دیا ہو۔ کیوں کہ راوی کا اس بات کو ذکر نہ کرنا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا۔ کسی بات کے نقل نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ بات سرے سے ہوئی ہی نہیں۔

مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑجانے کے متعلق عرض کی تو ارشاد فرمایا اصرف بصرك اپنی نگاہ دوسری طرف پھیر لو یا حضرت جریرؓ

Www.IslamicBooks.Website

نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نگاہ ہٹالوں۔

(۴) رہی حدیث جابرؓ تو اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ یہ کس سال کا واقعہ ہے یا تو وہ خاتون ان بوڑھی عورتوں میں سے ہوگی جنہیں نکاح سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ تو ایسی خواتین کے لئے چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت ہے اس سے دوسری عورتوں پر حجاب کا وجوب ختم نہیں ہو سکتا۔

یا پھر یہ واقعہ آیۂ حجاب کے نزول سے پہلے کا ہے کیونکہ سورۃ الاحزاب (جس میں پردہ کے احکام ہیں) ۵ ھ یا ۶ ھ میں نازل ہوئی اور نماز عید ۲ ھ سے مشروع چلی آتی ہے۔

واضح رہے کہ اس مسئلہ میں تفصیل کے ساتھ کلام کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس اہم معاشرتی مسئلہ میں عام لوگوں کے لئے شرعی حکم کا جاننا ضروری ہے اور بہت سے ایسے لوگ اس پر قلم اٹھا چکے ہیں جو بے پردگی کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس مسئلہ میں کماحقہ تحقیق نہیں کی نہ غور وفکر سے کام لیا حالانکہ اہل تحقیق کی ذمہ داری ہے کہ عدل وانصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھیں اور ضروری معلومات حاصل کیئے بغیر ایسے مسائل میں گفتگو کرنے سے اجتناب کریں۔

محقق کا فرض ہے کہ مختلف دلائل کے درمیان منصف جج کی طرح عدل وانصاف کے ساتھ غیر جانبدارانہ جائزہ لے۔ اور حق کے مطابق فیصلہ کرے کسی ایک جانب کو بغیر دلیل کے راجح قرار نہ دے۔ بلکہ تمام زاویوں سے غور کرے ایسا نہ ہو کہ وہ ایک نظریہ رکھتا ہو اور مبالغہ سے کام لے کر اس کے دلائل کو محکم اور مخالف کے دلائل کو بلاوجہ کمزور اور ناقابل توجہ قرار دے اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ اعتقاد رکھنے سے پہلے

Www.IslamicBooks.Website

اس کے دلائل کا بغور جائزہ لینا چاہئے تاکہ اس کا عقیدہ دلیل کے تابع ہو نہ کہ دلیل عقیدہ کے تابع یعنی دلائل کا جائزہ لینے کے بعد عقیدہ بنائے نہ کہ عقیدہ قائم کر کے دلائل کی تلاش میں نکل کھڑا ہو۔ کیوں کہ جو شخص دلائل دیکھنے سے پہلے عقیدہ بنالیتا ہے اپنے عقیدہ کے مخالف دلائل کو عموماً رد کرتا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان کی تحریف کا مرتکب ہوتا ہے۔

عقیدہ قائم کر لینے کے بعد دلائل کی تلاش کے نقصانات ہمارے بلکہ سب کے مشاہدہ میں ہیں کہ کس طرح ایسا کرنے والا ضعیف احادیث کو بتکلف صحیح قرار دیتا ہے یا نصوص سے ایسے معانی کشید کرنے کی سعی میں مصروف نظر آتا ہے جو کہ اس میں پائے نہیں جاتے لیکن صرف اپنی بات کو ثابت و مدلل کرنے کے لئے یہ سب کچھ اسے کرنا پڑتا ہے۔

مثلاً راقم نے ایک صاحب کا رسالہ پردہ کے عدم وجوب پر پڑھا اس میں حضرت عائشہؓ کی حدیث جو کہ سنن ابی داود میں ہے جس میں ہے کہ حضرت عائشہ اسماءؓ کا باریک کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آنا اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ جب عورت سن بلوغ کو پہنچ جائے تو ان اعضاء کے سوا کچھ نظر نہیں آنا چاہیے اور ہاتھوں اور چہرہ کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی تمام علماء اس کے صحیح ہونے پر متفق ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے تمام علماء کا اتفاق کہاں؟ خود اسے روایت کرنے والے امام ابوداؤد نے اسے مرسل ہونے کے سبب معلل قرار دیا ہے اور اس سند میں ایک ایسا راوی ہے جسے امام احمد اور دوسرے ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے

Www.IslamicBooks.Website

(تفصیل گزر چکی ہے)

لیکن برا ہو تعصب اور جہالت کا کہ انسان کو ہلاکت و مصیبت میں گرفتار کرا دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن القیمؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

وتعز من ثوبين من يلبسهما

يلقى الردى بمذمة وهوان

ان دو کپڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کرلو کہ جو انہیں پہن لیتا ذلیل وخوار ہو کر ہلاکت کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔

ثوب من الجهل المركب فوقه

ثوب التعصب بئست الثوبان

ایک کپڑا تو جہل مرکب ہے اور دوسرا تعصب یہ دونوں کپڑے بہت ہی برے ہیں۔

وتحل بالا نصاف افخر حلة

زينت بها الا عطاف والكتفان

عدل وانصاف کا لباس زیب تن کرو کہ یہی خلعت فاخرہ ہے جس سے شانے اور بدن کا ایک ایک حصہ مزین ہو جاتا ہے۔

ہر مؤلف اور مقالہ نگار کو دلائل کی تلاش اور ان کی چھان بین میں کوتاہی کے ارتکاب سے ڈرنا چاہیے اور بغیر علم کے محض جلد بازی میں کوئی بات کہنے سے کامل اجتناب کرنا چاہیے وگرنہ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے متعلق قرآن حکیم میں یہ وعید شدید وارد ہے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ . (الانعام ١٤٤)

Www.IslamicBooks.Website

تواس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے تا کہ ازراہ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور ایسا بھی نہ کرے کہ ایک طرف دلائل کی تلاش اور تحقیق میں کوتاہی کا مرتکب ہو اور دوسری طرف ثابت شدہ دلائل کو ٹھکرا کر عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق بنے اور اس زمرے میں داخل ہو جائے جس کے متعلق فرمان ربانی ہے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ . (الزمر ۳۲)

تواس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اسے جھٹلائے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق کو حق سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے مکمل طور پر اجتناب کی ہمت دے اور اپنی سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے کہ وہی بخشندہ و کرم گستر ہے۔

وصلى الله وسلم وبارك على نبيه وعلى آله
واصحابه واتباعه اجمعين

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رح

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA

AL–DARUSSALAFIAH

6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

Rs. 15/-

Www.IslamicBooks.Website